تحریر: مولانا عزیز الرحمٰن لدھیانوی جامعی روایت: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریک نمکین ستیہ گرہ

کانگریس (سول نافرمانی) تحریک کے سلسلہ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے طوفانی دورہ لاہور سے شروع کیا۔ وہ لاہور، امرتسر میں تقریریں کرتے ہوئے جالندھر پہنچے۔ تو میں نے اپنے لڑکے مولوی جلیل الرحمٰن اور اپنے خاص رازدار والنٹیر عبدالرحمٰن غازی عرف ماما کے ذریعے شاہ جی کو کہلا بھیجا کہ وہ لدھیانہ جیل میں مجھ سے مل کر امروہہ کے اجلاس جمعیت العلماء ہند میں شرکت کریں۔ جس میں کانگریس تحریک میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا جانا تھا۔ چنانچہ شاہ جی تشریف لائے۔ اس موقعہ پر پنڈت من موہن سپرنٹنڈنٹ لدھیانہ جیل نے ملاقات کا موقعہ دیا۔ شاہ جی پر ہر طرف سی آئی ڈی تھی۔ ہر قدم پر شاہ جی کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ پنڈت موہن نے سکیم کے مطابق شاہ جی کو اپنے مکان پر ٹھہرایا اور جالندھر سے آنے والی موٹر کار کو گیرج میں بند کر کے چھپا دیا۔ رات کو جیل میں خاموشی سے ملاقات ہوئی اور دو گھنٹے تک جمعیت العلماء کے اجلاس میں کانگریس کی شرکت کے بارے میں تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔

میں نے شاہ جی سے کہا کہ جمعیت کے اجلاس میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو مسلمانوں کے دستوری تحفظ کا دروازہ کھول کر جمعیت العلماء ہند کو کانگریس کی تحریک میں شرکت کرنے سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن آپ یہ کوشش کیجئے گا کہ دستوری تحفظ کی بحث کا دروازہ نہ کھل سکے۔ اور جمعیت العلماء ہند غیر مشروط طور پر ہندوستان کی جنگ آزادی میں شریک ہو جائے۔

شاہ جی اس گفتگو کے بعد پنڈت من موہن کی کار میں بیٹھ کر انبالہ چلے گئے۔ انبالہ سے سیدھے سہارنپور ہوتے ہوئے ۲ مئی ۱۹۳۰ء کو جمعیت العلماء کے اجلاس امروہہ میں پہنچ گئے۔ جمعیۃ العلماء نوجوان پارٹی کے لیڈر مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی تجویز کہ جمعیت العلماء ہند کانگریس کی تحریک سول نافرمانی میں شریک ہو جائے۔ پر شاہ جی نے مجلس مضامین میں سرگرم حصہ لیا اور کانگریس میں شرکت کے مخالفین کو آخر کار شاہ جی کے دلائل کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور متفقہ طور پر مولانا حفظ الرحمٰن کی تجویز مولانا حسین احمد مدنی کی تائید سے منظور ہو گئی۔ رات کو جمعیت کے کھلے اجلاس میں مولانا شاہ معین الدین اجمیری کی صدارت میں شاہ جی نے سات گھنٹے تک تقریر کی۔ اس اجلاس میں ایک ہزار علماء شامل تھے۔ ۵۰ ہزار سے زیادہ عوام کا مجمع تھا۔ اجلاس امروہہ کی کامیابی کا سہرا مولانا حفظ الرحمٰن اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سر بندھا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری امروہہ کے بعد یوپی بہار کا دورہ کرتے ہوئے بنگال جا پہنچے۔ اور دیناج پور میں جا کر گرفتار ہو گئے۔ اس دورہ میں ایک لاکھ آدمی شاہ جی کی تقریروں سے متاثر ہو کر گرفتار ہونے والوں میں ۳۰ ہزار مسلمان تھے۔ آگرہ آباد میں جب شاہ جی پہنچے تو پنڈت موتی لعل کے ہاں ٹھہرے۔ پنڈت جی نے خود شاہ جی کے کھانے کا انتظام کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت چائے بنا کر پلائی۔ پنڈت جی بار بار شاہ جی سے کہتے کہ "کانگریس ستیہ گرہ کی

کامیابی صرف آپ ہی سے وابستہ ہے"۔ پنڈت موتی لعل نہرو شاہ جی کی سحر بیانی کے عاشق تھے۔
"کانگریس تحریک میں پنجاب کے احرار رہنماؤں کی شرکت اور شاہ جی کے دورہ کا یہ اثر ہوا کہ گاندھی اروِن پیکٹ کے بعد جب بھی احرار رہنما گاندھی جی سے ملنے گئے تو گاندھی جی اٹھ کر خود دروازے تک چھوڑنے آتے۔ یہ امتیازی بات تھی۔ جو زندگی میں گاندھی جی نے صرف احرار رہنماؤں کی عزت و تکریم میں کی"

اس واقعہ سے حضرت شاہ جی کا جذبۂ آزادی اور انگریز کے خلاف نفرت و حقارت کا ولولہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح وہ ملک کے ایک کونہ سے دوسرے کونے تک تحریک نمک کے حق میں انگریزی حکومت کے خلاف تقریریں کرتے ہوئے دیناج پور میں گرفتار ہو گئے۔ لاہور سے چل کر یہ مرد مجاہد امرتسر، جالندھر، لدھیانہ، سہارنپور، امروہہ اور پھر ساری یوپی، سی پی، بہار اور بنگال کو روندتا ہوا دیناج پور جا پہنچا۔ اور کس طرح انہوں نے اپنے فن خطابت کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک لاکھ انسانوں کے جذبات کو انگریزوں کی مخالفت پر آمادہ کر لیا۔ ان میں ۷۰ ہزار کے قریب ہندو اور دیگر غیر مسلم بھی شامل تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ آپ کی صلاحیتوں کا شکار عقیدت مندوں میں ہندو اور دوسرے غیر مسلم بھی برابر کے شامل تھے۔ یہی کام کرنے کا صلہ اور انگریز کی مخالفت کا جنون تھا کہ پنڈت موتی لعل نہرو گاندھی جی اور خود تمام کانگریس جماعت حضرت شاہ جی کے محتاج تھے۔ اور ان کی دل و جان سے قدر کرتے تھے۔ اور شاہ جی کی خدمت کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ جیسا کہ پنڈت موتی لعل نے کہا کہ
"شاہ صاحب کانگریس میں ستیہ گرہ کی کامیابی صرف آپ ہی سے وابستہ ہے"
یہ تھا حضرت شاہ جی کے کام کرنے کا طریقہ جس کے آگے ہندوستان جیسے وسیع ملک کے طول و عرض سکڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ یہ تھا جذبۂ حریت کہ جس کی دھاک بڑے بڑے ہندو لیڈروں پر پوری سطوت و شوکت کے ساتھ مسلط تھی۔ اللہ! اللہ حضرت شاہ جی کا تحریک آزادی میں جو حصہ ہے اس پر زمانہ فخر و ناز کرے گا۔ اور تاریخ اپنی جبین ناز حضرت شاہ جی کے اسی جذبہ کے آگے خم کرتی ہوئی فخر محسوس کرے گی۔
(منقول از "رئیس الاحرار اور جنگ آزادی")

لے کے ڈنڈا ہاتھ میں نکلے عطاء اللہ شاہ	
جب نہ دیکھا کام چلتا وعظ سے اور پند سے	
(ظفر علی خان)	